ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ

حمایت نامۂ ایمان

یعنی

علامہ جامی علیہ الرحمہ کے عقاید نامہ کا ترجمہ اردو نظم میں یادگار آغاز تعلیم شہزادہ

بلند اقبال نواب میر حمایت علیخاں بہادر المخاطب باعظم جاہ ولیعہد سلطنت دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جسکو

الحاج الحافظ حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ خانصاحب المخاطب

فضیلت جنگ علیہ الرحمہ استاد سلاطین دکن نے پسند و منظور فرمایا تھا

مترجمہ

حضرت مولانا مولوی حاجی محمد مظفر الدین صدیقی المتخلص معلی علیہ الرحمہ حیدرآبادی

مطبوعہ

باہتمام محمد ریاض الدین علی صدیقی ریاض خلف حضرت معلی مرحوم و مغفور

پیامِ ملّا

[illegible] سائرہ جملہ علوم و فنون میں اہم ترین علم ہے انسانی ہستی
من حیث الاسلام سب سے پہلے جو چیز واجب ہے وہ یہی علم عقائد ہے بلکہ حقیقت یہ
اسی کی بدولت انسان مسلم کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔

نجاتِ اُخروی کیلئے ہر چند اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے لیکن بدوں درستیٔ عقائد
عمل مقبول نہیں۔

عقائد اہل سنت والجماعۃ کے بیان میں اگرچہ اب تک ابنائے ملک کی خاطر اردو زبان
بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن رسالہ ہٰذا **حمایت نامۂ ایمان** کو دیگر
عقائد پر علاوہ سلیس اُردو میں بہت مختصر رسالہ ہونے کے اور (۲) وجہ سے ترجیح حاصل
ایک تو یہ کہ رسالۂ ہٰذا علامہ جامی علیہ الرحمہ کے مشہور مقبول عقائد نامۂ فارسی کا اردو
دیگر یہ کہ مضامین منظوم ہونے کی وجہ سے دلنشین ہیں۔ مردوں عورتوں بچوں کو زبانی
یاد کر لینا بالکل سہل ہے۔

وَالْمَسْئُولُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یَّنْفَعَ الطَّالِبِیْنَ بِھَا کَمَا نَفَعَ بِاَصْلِھَا اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ

صفی الدین محمدؒ

نوٹ: اس رسالہ کے طبع اول و ثانی میں حمد باری تعالیٰ کے پہلے شعر کا دوسرا مصرع [illegible]
اور اس مرتبہ (پیدا کرنیوالا عالم کا وہی ہے پاک رب) اس وجہ سے طبع کرایا گیا ہے کہ حضرت مصنفؒ کے دو مسودہ اس رسالہ کی بابت
ہوئے ہیں جن میں سے ایک مسودہ میں مصرعہ مذکورہ درج ہے ہم نے دونوں مصرعوں کو بنظر غور دیکھا تو یہ بات معلوم ہوئی کہ خالق
والے مصرعہ سے پیدا کرنیوالا عالم کا وہی ہے پاک رب بہت بلیغ پایا گیا جس کا اندازہ ناظرین بھی فرما سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز

قطعہ تاریخ طبع حمایت نامۂ ایمان

نتیجۂ فکر حضرت مولوی سید شاہ حسین محمد اکبر محمد محمد الحسینی صاحب المتخلص بہ خیر سجادہ نشین روضۂ منورہ بزرگ گلبرگہ شریف

کہہ کے بسم اللہ اے دل با خلاص و ادب — حمد رب العالمین نعت شہنشاہ عرب

شہِ علمِ پاک ہیں آقا مرے اُمّی لقب — جن کے آگے انبیا کے طے ہیں انوے ادب

کیسا پیارا نام ہے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ — لب پہ آتے ہی چمٹ جاتے ہیں فوراً لب سے لب

پڑھ درود ان پر ہمیشہ ہر گھڑی ہر دم مدام — ہیں محمد مصطفےٰ صلِّ علیٰ محبوبِ رب

اُن کی آلِ پاک اور اصحابؓ پر بھی ہو درود — ہر طرح جنکی نفوسِ قدسیہ ہیں منتخب

اولیا. علمائے دینِ پاک پر رحمت مدام — جن کی خاص الخاص ہستی ہے ہدایت کا سبب

بر سرِ مطلب طبیعت آگئی شکرِ خدا — حق تعالیٰ دے ہمیں علمِ عقائد کی طلب

اعتقادِ اہلِ سنت والجماعت کے لئے — ہے عقائد نامۂ علامہ جامیؒ منتخب

وہ زبانِ فارسی میں مستند منظوم ہے — جس کا اردو نظم میں ترجمہ بھی ہے عجب

محترم حضرت معلیؒ ہیں مترجم اس کے خاص — تھے جو یک ہیچ فدائے شہنشاہِ عرب

اِس کے ہر ہر شعر میں تاثیرِ فیضِ عام ہے — دیکھ لیجے پڑھ کے دل میں ہے اگر حسنِ طلب

در حقیقت ہے شریعت اور طریقت کا نچوڑ — مخزنِ اسرارِ حق کہئے اسے از فضلِ رب

مبتدی کو بھی مفید اور منتہی کو بھی مفید — ہیں عجب اس کے مضامین کے مطالب منتخب

حاشیہ اس کا جزاک اللہ بطرزِ دل نشیں — ہے رحیم الدین صاحب کی توجہ کا سبب

فی البدیہہ اے خیر کہہ دو مصرعۂ تاریخِ طبع

چھپ گیا بہتر حمایت نامۂ ایمان لو اب

۱۳۴۴ھ

ہے اُسی کے واسطے حمد و ثنا تعریف سب
پیدا کرنے والا عالم کا وہی ہے پاک رب

ذات اُس کی ہے قدیمی سارے عیبوں سے بری
اُس کی قدرت کے احاطہ میں ہے شئی چھوٹی بڑی

سارے عالم کو عدم سے اُس نے بخشا ہے وجود
خالقِ ہر جزو کل ہے بس وہی رب ودود

اُس نے روشن دل ہمارا نورِ ایماں سے کیا
بھیجکر نبیوں[1] کو رستہ دین کا دکھلا دیا

ہم کو اُمت میں کیا پیدا رسولِ پاک کی
یہ شرف دیکر ہمیں عزت بڑھائی خاک کی

دے کے حضرت کو شرف عالم پہ اور نبیوں پہ سب
ان کو مختارِ خدائی کر چکا وہ پاک رب

اور رائج کر دیا دینِ محمد چار سو
یعنی نقارہ بجایا فتحِ دیں کا کو بہ کو

نعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سارے عالم سے ہے افضل ذاتِ پاکِ مصطفٰے
انبیا[1] اور اولیا[2] کے ہیں امام اور پیشوا

[1] وہ برگزیدہ بندے جن کو اللہ پاک نے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا۔

[2] اللہ کے وہ نیک بندے جنھوں نے خدا و رسول کے احکام جان و دل سے بجا لائے اور اسی اطاعت سے تقرب الٰہی حاصل کیا۔

ذاتِ والا کی کوئی پیدا نہ کی حق نے نظیر[1] — کر کے ختم المرسلین یعنی رسولوں میں اخیر

جن و انساں پر رسالت اور نبوت انکی خاص — دوسرے نبیوں کو یہ حاصل نہیں ہے اختصاص

حشر میں بابِ شفاعت وہ کریں گے پہلے وا — اُن کو ہی اللہ نے یہ مرتبہ عالی دیا

چار ہیں اُن کے خلیفے[2] خاص پھر کارِ دیں[3] — سب ہوا نظمِ کار اُن سے ہویدا بالیقیں

پہلے ہیں صدیق اکبر دوسرے عادل عمرؓ — تیسرے عثمانؓ ہیں چوتھے علیؓ نامور

اور بھی جتنے صحابہ[4] ہیں رسولِ پاک کے — واجب التعظیم ہیں وہ سب ہمارے واسطے

بعد ان کے تابعین[5] پھر بعدِ تبعِ تابعین[6] — پھر ائمہ مجتہدین[7] پھر راسخانِ علم دیں

حق تعالیٰ سے ہو نازل اُن پہ رحمت اور درود — ہر زمانہ میں رہا ہے نفع بخش اُن کا وجود

باطناً وہ ہیں اولی الامر امورِ دینیات — ظاہراً شاہانِ عادل کیلئے بھی ہیں وہ بات

مدح پادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

میر عثمان علیخان شاہ آصف جاہ ہیں — نظمِ کارِ دیں سے اور دنیا سے وہ آگاہ ہیں

متصف ہر اک صفت سے اُن کی عالی ذات ہے — اُن کی دانشمندوں میں مقبول ہر اک بات ہے

---

[1] وہ برگزیدہ بندے جنکو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا اور کتاب و شریعت بھی دی [2] جانشین رسول صلعم
[3] شریعت و مذہب جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائے [4] وہ بزرگوار جنھوں نے بحالت ایمان رسول کو دیکھا
[5] وہ حضرات جنھوں نے بحالت ایمان صحابہ کو دیکھا [6] وہ مسلمان جنھوں نے تابعین کو دیکھا -
[7] وہ فقہا و علما جنھوں نے قرآن و حدیث و اجماع امت اور قیاس سے مسائلِ دین کا استخراج فرمایا یہاں ائمہ اربعہ (حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی حضرت امام مالک بن انس حضرت امام محمد بن ادریس شافعی و حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں جنکی امامت پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے - ان کے متبعین شرقاً و غرباً موجود ہیں اور تا قیامت رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ -

ہم پہ لازم ہی اطاعت اُس شہ ذیجاہ کی — ہے اطاعت اُسکی گویا بندگی اللہ کی

نیک سیرت نیک خصلت نیک عادت خوشخصال — آصف سابع نظام الملک شاہِ ذیجلال

تا صدوسی سال رکھ اِن کو سلامت یا الٰہ — سایہ افگن آل اور اولاد پر باعز و جاہ

اِن کو مقصود دلی ہر حال میں حاصل رہے — خرم و خوش ہر گھڑی ہر لحظہ اُن کا دل رہے

ان کو رکھ محفوظ یا رب ہر بلا آفات سے — پرورش عالم کی وابستہ ہو اُن کی ذات سے

سارے عالم میں سخاوت سے ہو مشہور نام — دل سے دیتے ہیں دعائیں رات دن سب خاص و عام

کیا بیاں ہو اس زباں سے شاہ کے اوصاف کا — کر دعا پر ختم گر خواہاں ہی تو الطاف کا

یاالٰہی تا صدوسی سال بہہ قائم رہیں — سایہ گستر ان پہ عثمانؓ و علیؓ دائم رہیں

سبب تالیف کتاب

ہے عقاید نامہ جو مشہورِ عالم برملا — حضرتِ جامی علیہ الرحمہ نے جسکو لکھا

فارسی میں وہ عقائد نامہ جو منظوم ہے — اُس کی ہر ذی علم کو مقبولیت معلوم ہے

مختصر عمدہ مفید اُس میں مضامیں لکھدئے — اس کی اُن کو حضرتِ خالق جزائے خیر دے

بعض احبابِ دلی نے مجھ سے فرمائش یہ کی — اُس رسالے کا کرو تم ترجمہ اردو میں بھی

نظم اُردو میں عقائد نامہ وہ مذکور ہو — دیکھ کر جسکو دلِ ہر اہلِ دیں مسرور ہو

اور کیا اصرار یہ کام اپنے ذمہ لیجئے — ترجمہ اُس کا قریب الفہم اُردو کیجئے

تا بحسب حالِ دوراں حال کے تعلیم یاب — سمجھیں مضمون عقائد کو بہ آسانی شتاب

اُن کی فرمایش کو میں نے کرلیا دل سے قبول | تا ثواب اس کام کا ہوتا رہے مجھکو حصول

دل میں میرے تھا سبب اس کام کا اک اور بھی | میں نے اُن احباب کی تکمیل فرمایش جو کی

عمدہ اک تقریب کا یہ سال نیکو فال تھا | یعنی سن تھا شاہزادوں کی بھی تعلیم کا

اس رسالے کا ہوا آغاز اچھے سال میں | عزتِ مقبولیت اس کو ملی ہر حال میں

یادگارِ میمنت تعلیم کے آغاز پر | اس رسالے کا ہوا ہے ترجمہ بھی پر اثر

نام شہزادہ سے ہی موسوم یہ جو نیک کام | ہے حمایت نامۂ ایمان منظر اسکا نام

نیک نیت پر ہوا ہے کارِ دینی اختتام | نامِ شہزادہ سے تا جاری رہے فیضِ مدام

ترجمہ منظوم جو میں نے یہ اردو میں کیا | فیض ہے بس حضرتِ جامی کی روحِ پاک کا

کی جو فکرِ سال میں نے اے معلی نیک ہے | کہدیا دل نے (تمامی ترجمہ مقبول ہے)

۱۳۳۲ھ

آغاز کتاب

حمدِ حق نعتِ نبیؐ کے بعد مومن جان لے | اس نصیحت کو مری دل سے یقیناً مان لے

یعنی پہلا فرض یہ ہر عاقل و بالغ پہ ہے | دل میں محکم[1] اعتقاد اپنے رکھے وہ نیک پے

اور زباں سے بھی کرے اقرار صدق[2] ایمان کا | بے تردد[3] اور بلا شک دین کے ارکان[4] کا

کر کے سب دل سے قبول اس بات کا اقرار ہو | دخل کچھ شک کو ہو اُسمیں اور نہ کچھ انکار ہو

[1] مضبوط [2] سچا اقرار [3] بذریعہ یقین۔

[4] ارکانِ دین پانچ ہیں۔ کلمۂ توحید نماز روزہ زکوٰۃ حج۔

پاسِ خاطر سے نہ حرص مال سی ہو قیل و قال ‌‌ ‌ ‌ خالصاً مضبوط حال و دل ہو اور صدق مقال

ایمان مجمل کی صفت

خالق آدم وہی ہے خالق عالم وہی ‌ ‌ ‌ ‌ خالق ہیجان و بیدم خالق ہر دم وہی

پیدا کرنیوالا انسان کا وہ ذی اطلاق ہے ‌ ‌ ‌ ‌ بلکہ کل ذرات عالم کا وہی خلاق ہے

کی عدم سے جانب ہستی اسی نے رہبری ‌ ‌ ‌ ‌ تھا وہی پہلے رہیگا بھی وہی ہی بھی وہی

گنتی اور حد کے احاطہ کی ہے تہمت سے بری ‌ ‌ ‌ ‌ اُس کی یکتائی میں ہرگز شک نہ کرائے مدعی

اُس نے ہی مبعوث ہم پر ذات حضرت کو کیا ‌ ‌ ‌ ‌ یعنی احمد مجتبے شاہ رسل خیر الورا

ہے عرب سے تا عجم روشن محمد ہی کا نام ‌ ‌ ‌ ‌ جن و انساں پر ہے جاری انکا ہر اک حکم عام

سب ثقہ صحابہ کے اقوال سے ثابت یہ ہے ‌ ‌ ‌ ‌ ہیں نبی سچے محمد اُن پہ رحمت پے بہ پے

حق کی جانب سے جو کچھ حضرت نے دی ہمکو خبر ‌ ‌ ‌ ‌ حکم ہے اللہ کا وہ بالیقیں کل معتبر

صدق دل سی اسپہ ایمان لانا ہم سب پہ ہے فرض ‌ ‌ ‌ ‌ یعنی ایمان مجمل کر دے خدمت میں عرض

اب اُسی کی آپ کو تفصیل گر درکار ہے ‌ ‌ ‌ ‌ شرح اُسکی بھی بیاں کرنی نہ مجھ پر بار ہے

---

۱ مختصر ۲ پیدا کرنیوالا ۳ آیۂ کریمہ ھُوَ الاَوّل والآخر کی طرف اشارہ ہے یعنی سب سے پہلے بھی وہی تھا اور سب سے آخر بھی وہی رہے گا ۴ آیۂ کریمہ وَھُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ سبحانہ کی ہی ذاتِ پاک نے ان ان پڑھ لوگوں میں سے ایک رسول کو ان کی طرف بھیجا جو اللہ پاک کی آیات ان کو سناتے اور اُن کے نفوس کا تزکیہ فرماتے اور اُن کو کتاب اللہ اور حکمۃ شرعی کی تعلیم دیتے ہیں ۵ معتبر قابل وثوق ۶ آیۂ کریمہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کی طرف اشارہ ہے یعنی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ وحی الٰہی کے موجب فرماتے ہیں۔

حق تعالیٰ کے واجب الوجود ہونیکا بیان

جس کسی کو عقل ہو پھر عقل بھی باریک بیں
ہگیاں اس بات کا ہوگا اسے دل سے یقیں

یہ زمین و آسماں اور بیچ میں اسکے جو ہے
کہنہ و نو جسم و جاں اچھا برا ہر ایک شئے

ایک صانع[1] کا وجود ان صنعتوں کے واسطے
چاہیے دائم قیام و فیض بخشی کے لئے

گھر کسی نے بھی کہیں دیکھا ہے بغیر خانہ ساز
لکھنے والا گر نہ ہو تو نقش کا کیا امتیاز

پس ہوا معلوم جو ظاہر ہے یہ ہر ایک شئے
اس کی ہستی[2] اور بقا تقدیر[3] پر خالق کے ہے

ذات پاک اس کی عرض[4] ہرگز نہیں جوہر[5] نہیں
ہر خیال و ہر گماں سے دور ہے وہ بالیقیں

سب خیالات اور گمان و وہم سے برتر ہے وہ
فکر اور اندیشہ کے حیطہ سے بھی باہر ہے وہ

ہیں بلند و پست اسی کی ذات کے محتاج[6] سب
بے نیاز اور حاجتوں سے ہے بری وہ پاک رب

تھا وہی اول سے اور کچھ بھی نہ تھی یہ کائنات
ہے سب اس ہستی کا اس ذات قدیمی سے ثبات

حی[7] بھی اس کا نام ہے قیوم[8] بھی ہے اس کا نام
سب فنا[9] ہو جائیں گے باقی رہے گا وہ مدام

---

[1] بنانیوالا [2] آیۂ کریمہ خلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ پاک نے سب چیزوں کو پیدا کیا اور ان کا ایک اندازہ مقرر فرمایا [3] آیۂ کریمہ اِنّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ پر پیدا کیا ہے [4] جو چیز اپنی ذات سے قائم نہیں وہ عرض ہے جیسے رنگ وغیرہ ۱۲ [5] جو چیز اپنی ذات سے قائم ہو جیسے پتھر پہاڑ وغیرہ [6] آیۂ کریمہ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ سبحانہ ہی غنی ہے باقی تم سب اس کے محتاج ہو [7] ہمیشہ زندہ رہنے والا ۱۲ [8] ہمیشہ قائم رہنے والا [9] آیۂ کریمہ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے [10] آیۂ کریمہ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ کی طرف اشارہ ہے کہ روئے زمین پر جتنے جان دار ہیں سب فنا ہونے والے ہیں اور اے نبی کریم صرف آپکے پروردگار کی ذات باقی رہیگی جو بڑے جلال اور عزت والا ہے

اس سوا کیا کوئی سمجھے اس کی کنہ ذات کو | ماعرفناک اور واضح کرتی ہے اس بات کو

اُس کا ہر اک وصف ہے اوصافِ عالم سے جدا | ہے نہ مثل اُس کا کوئی سب سے نرالا ہے خدا

حق تعالیٰ کی یکتائی کا بیان

ہے احد وہ ذاتِ واحد اسکی یکتا بےنظیر | ہے عدد گنتی سے برتر وحدتِ ربِ قدیر

جس کو وحدت اس یگانے کی مشابہ ہو گئی | سب عدد معدود سے فارغ وہ بےحد ہو گئی

عزت اور عظمت کا اسکی اس قدر میدان ہے پاک | ڈالتا ہے وہم اور ادراک کی ہستی پہ خاک

رکھ نہیں سکتا ہے امکاں میں شریک اُسکا قدم | ہے محال اُس کو کہ طے کرلے کبھی راہِ عدم

گر خدا کو بھی کریں دو فرض اس عالم میں ہم | نظم سب قانون کا ہو جائیگا برہم بہم

بند سب رہتا درِ فیضِ وجودِ عالمیں | ٹوٹ جاتا رشتہ و تارِ بقائے آن و این

جملہ عالم نیست اور نابود ہوتا آن میں | بلکہ آتا ہی نہ باہر عالمِ امکان میں

عقل سے بہرہ اگر ہو تو کرو اس پر نگاہ | کیا یہ ممکن ہے کہ ہوں اک ملک کے دو بادشاہ

ٹوٹ ہی جائیگا رشتہ سب نظامِ کار کا | خاص و عام ملک میں ہو جائیگا فتنہ بپا

چل سکیگا کچھ کسی شہ کا نہ حکم کم زیاد | نظم میں اس ملک کے پڑ جائیگا بالکل فساد

۲؎ حدیث شریف ماعرفناک حق معرفتک کی طرف اشارہ ہے یعنی اے پروردگار تجھ جیسا پہچاننا چاہئے تھا ہم نے نہیں پہچانا ۱۲
۳؎ آیہ کریمہ لیس کمثلہ شیئ کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ پاک کی مانند کوئی چیز نہیں ہے ۴؎ آیۂ کریمہ قل ھو اللہ احد کی طرف اشارہ ہے کہ اے نبی کریم آپ فرما دیجئے کہ وہ خدائے برحق ایک ہے ۵؎ آیۂ کریمہ لاشریک لہ کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے (نعوذ باللہ) ۶؎ نظر آگئی ۱۲

حق تعالیٰ کے اسماءِ جلالی اور جمالی کا بیانِ اجمالی

جملہ اوصافِ کمالی سے وہی موصوف ہے
سب جلالی اور جمالی وصف سے معروف ہے

نام اُس کے ان گنت ہیں بے عدد ہیں بے شمار
اسمیں عقل و درک کو کیا دخل ہے کیا اختیار

ہیں حدیثوں سے جو ثابت ایک کم سو جملہ نام
اُس کی شانِ پاک سے نسبت نہیں کچھ لاکلام

ہیں ہزاروں ہیں سے اک مشہور گویا عام ہیں
ہو سکے حصر و شمار اُس کا نہ لاکھوں نام ہیں

ہیں بری سب عیب و شر سے اُسکے اسما و صفات
غیر ذات اُن کو نہ کہہ سکتا ہے کوئی عینِ ذات

حیاتِ باری تعالیٰ کی صفت

ہے صفت اُسکی حیات اک ایسی عالی مرتبا
ہے وہ سب اوصاف کی گویا امام و پیشوا

جسم و روح و نفس کے مانند وہ زندہ نہیں
زندہ و قائم ہے خود بالذات رب العالمین

ہے وہی قائم قدیم اور ذات ہے زندہ مدام
دوسرے جتنے ہیں زندہ سب ہے اُسکا فیضِ عام

نوٹ صفحہ ۸ کا ساتواں شعر "گر خدا کو بھی کریں دو فرض اس عالم میں ہم" عہ آیۂ کریمہ لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا کی طرف اشارہ ہے یعنی اگر آسمان و زمین میں ایک خدا کے سوا متعدد معبود ہوتے تو آسمان اور زمین میں ضرور فساد برپا ہو جاتا
لہ آیۂ کریمہ ولہ المثل الاعلیٰ کی طرف اشارہ ہے کہ اُسکی کہاوتیں بلند ہیں ؎
ٹلہ آیۂ کریمہ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو یاد کرو جس نام سے بھی پکارو سزاوار ہے یہ اچھے اچھے نام اُسی کے ہیں ٣ہ آیۂ کریمہ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم کی طرف اشارہ ہے اللہ کے سوا کوئی معبود لائق پرستش نہیں وہی ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا ہے ٤ہ آیۂ کریمہ ھو الذی احیا کل شیئ کی طرف اشارہ ہے اللہ سبحانہ کی ہی ذات پاک نے ہر چیز کو زندہ بنایا ہے ١٢

علمِ حق تعالیٰ کی صفت

بعد اس کے علم اک اس کی صفت ہے دوسری | ہے حدوث و جہل و عیب و فکر و نقصاں سے بری
جملہ کلیات[1] پر جاری وہ علمِ پاک ہے | جس کا جزئیات پر بھی حیطۂ ادراک ہے
ایک ذرہ[2] بھی نہیں ہے باہر اس کے علم سے | جانتا[3] ہے ظاہر و باطن کو وہ ہر ایک کے
ریگ جتنی[4] ہر بیاباں میں ہے سب اس کا شمار | ہر چمن[5] کے پیڑ اور پتے ہیں جتنی شاخسار
علمِ حق میں سب کی گنتی اور صفت موجود ہے | ذرہ ذرہ واقفِ حال ان کا وہ معبود ہے

ارادت و مشیّت حق تعالیٰ کی صفت

ہے صفت اس کی ارادہ اور مشیت ہے دوسری | خواہش ایسی جو کمی نقصان سے بالکل بری
کام جتنے[6] دھر میں اشیا سے پاتے ہیں صدور | ہے ارادی اور طبعی طور پر ان کا ظہور
ہے ارادی جملہ عالم پر عیاں فعلِ بشر | اور طبعی جیسے نیچے آنے پر میلِ حجر

---

[1] آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم اِنَّ اللّٰہ قد احاط بکل شیءٍ علما کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر شئی کو خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر شئی کو محیط ہے [2] آیہ کریمہ لا یعزب عنہ مثقال ذرۃٍ فی السموات ولا فی الارض کی طرف اشارہ ہے یعنی آسمان و زمین میں ایک ذرہ برابر چیز بھی اللہ پاک سے پوشیدہ نہیں ہے [3] آیہ کریمہ انّہ یعلم الجہر وما یخفٰی کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ظاہر و باطن سب کو جانتا ہے۔

[4] آیہ کریمہ یعلم ما فی السّمٰوٰتِ والارض کی طرف اشارہ ہے آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب کو جانتا ہے۔
[5] آیہ کریمہ وما تسقط مِن ورقۃٍ الا یعلمہا کی طرف اشارہ ہے کہ ایک پتہ بھی شاخ سے گرتا ہے تو وہ اس کو جانتا ہے
[6] آیہ کریمہ اللہ خلقکم وما تعملون کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو بھی پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو بھی ۱۲

ہوتے ہیں[1] پیدا مشیت سے خدا کے سب کام
ہے اسی کی حکمت کامل کا سارا انتظام

بے ارادے[1] اُس کے اک تنکا بھی ہلنا ہی محال
تار کو بے خواہش اُس کے ٹوٹنے کی کیا مجال

فرض کیجیے اہل عالم اپنی خواہش سے کبھی
چاہیں عالم سے کہ ہو نہیں سر مو کی کمی

گر نہ ہو منظور ارادے میں خدائے پاک کے
اک سر مو بھی نہ اُس میں سے کوئی کم کر سکے

اور کریں مل کے سب اتفاق اس بات پر
ایک ذرہ بھی کریں زائد جہاں کی ذات پر

کر سکیں گے وہ نہ کچھ بے قصد حق کے کم زیاد
اُن کا سب بے سود ہوگا اتفاق و اتحاد

قدرتِ حق تعالیٰ کی صفت

بعد ارادے کی صفت ہے قدرتِ حق کی بڑی
سب ارادوں کو خدا کے کرتی ہے جاری وہی

قدرتِ[3] کامل ہے ایسی جو بری ہے سقم سے
بے توسط آلے کے ہوتی ہے جاری حکم سے

جس عدم پر اُس کے حکم خاص[4] کا پہنچا اثر
ہو گیا فوراً وجود اُس کا جہاں میں جلوہ گر

سمع وبصر حق تعالیٰ کی صفت

ہے صفت سمع[5] و بصر کی بھی صفات اللہ سے
جس کا حاصل علم ہی مقصود ہے ہر راہ سے

[1] آیہ کریمہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین کی طرف اشارہ ہے یعنی جب تک خدا نہ چاہے بندہ کسی چیز کو نہیں چاہتا
[2] لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ کی طرف اشارہ ہے یعنی خدا کے حکم بغیر ایک ذرہ بھی نہیں ہلتا۔
[3] آیہ کریمہ ان اللہ علی کل شیء قدیر کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔
[4] آیہ کریمہ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون کی طرف اشارہ ہے یعنی خداوند تعالیٰ کی قدرت کا یہ حال ہے کہ اگر کسی معدوم کو بھی موجود ہو نکلنے کہنے کا ارادہ کرے تو وہ چیز موجود ہو جاتی ہے۔ [5] آیہ کریمہ وھو السمیع البصیر یعنی اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے

سمع کے کانوں سے نہیں ہے اُسکا سننا کر یقیں
دیکھنا بھی منحصر اُس کا اِن آنکھوں پر نہیں

دُور[1] اور نزدیک سے سنتا ہے ہر اک بات کو
دیکھنا یکساں ہی اُسکا روشنی ظلمات[2] کو

حالتِ کتمِ[3] عدم میں جملہ ہر ممکن کا حال
بےکم و بیشی مفصل جانتا ہے ذو الجلال

جو طلب ممکن[4] کرے یا وہ کرے جو کچھ سوال
ایک اک سنتا ہے وہ قیوم دانا ذی کمال

حق تعالیٰ کے کلام کا بیان

ہے کلام خاص اُس خالق کا وصفِ بےمثال
بےزبان و حلق و تالو بےسکوت و بےزوال

وہ کلام ایسا نہیں سابق سکوت اُس پر کبھی
تہمت خاموشی لاحق ہونے سے بالکل بری

جو بلا حرف و عبارت وہ عدم میں گفتگو
ثابتہ اعیان سے کرتا ہے بےکام و گلو

جس بیاں کے ذوق میں باہر نکل آیا عدم
رقص کرتا اِس وجود خاص میں بےبیش و کم

خلق و تکوین و فرق رضا

حادثاتِ دھر میں جتنے ہیں خیر و شر عیاں
سب[5] ہیں تقدیر الٰہی سے نمایاں بیگماں

اور ہمارے کام بھی جتنے بُرے ہیں یا بھلے
ہو رہے ہیں جملہ پیدا اُس کی ہی تقدیر سے

[1] آیۂ کریمہ یعلم سرہم ونجوٰہم کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ سبحانہ کو سب کی پوشیدہ اور آہستہ تمام باتیں معلوم ہیں۔
[2] اندھیرا [3] پوشیدگی یعنی موجود ہونے سے پہلے۔
[4] جس کا وجود ضروری ہو نہ عدم [5] آیۂ کریمہ خلق کل شیء فقدرہ تقدیرا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے ساری چیزوں کو پیدا کیا اور اُنکا اندازہ قایم فرمایا ہے۔

نیک اور بد اُس کی ہی قدرت سے پیدا ہیں تمام[1] ۔ نیک سے راضی ہے وہ بد برخلاف اُس کے کام[2]

کم کسی کو دے کہ دے زائد کسی کو برملا[3] ۔ عین حکمت سب اُسی کے کام ہیں جا بجا

اُس کے کاموں پر نہیں چون و چرا کی کچھ مجال[4] ۔ سب کا ہے مختار وہ خلاقِ مطلق ذوالجلال[5]

ذاتِ والا اُس کی عدل[6] و فضل[7] سے منسوب ہے ۔ تہمت ظلم[8] اُس پہ دھرنی کفر ہے معیوب ہے

فرشتوں پر ایمان لانے کا بیان

ساحتِ ہستی میں جو آئی ہیں سب سے اولیں ۔ صنف ہیں فوجِ ملائک کی کروڑوں سے یقیں

حق تعالیٰ نے عدم سے اُن کو بخشا ہے وجود ۔ جرم[9] و عصیاں کفر سے ان کے بری ہیں ہست و بود

مرد اور عورت[10] نہ ہیں سے پاک اور بالکل بری ۔ جانتے ہی کچھ نہیں کارِ زنان و شوہری

وصفِ حیوانی سے وہ بالکل مبرا دُور ہیں ۔ رات دن[11] طاعت عبادت پر وہ سب مامور ہیں

لہ ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ پاک تمہیں انصاف اور اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے لہ آیات کریمہ انّ اللّٰہ لا یامر کم بالفحشاء ولا یرضٰی لعبادہ الکفر کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بری باتوں کا حکم نہیں دیتا اور اپنے بندوں کیلئے کفر کو پسند نہیں کرتا ہے ؎ انّ اللّٰہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ جسے چاہے رزق زیادہ دیتا اور جسے چاہے کم دیتا ہے ؎ آیۂ کریمہ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ جو کام کرے اُس کی نسبت اُس سے کوئی سوال نہیں کر سکتا کہ کیوں کیا بلکہ خود اُنہیں لوگوں سے سوال کیا جائیگا کہ فلاں کام انھوں نے کیوں کیا تھا ؎ آیۂ کریمہ لا یملکون لانفسھم ضرا ولا نفعا ولا یملکون موتا ولا حیاۃ ولا نشورا کی طرف اشارہ ہے یعنی لوگ اپنی جانوں کے نفع و ضرر کے مالک ہیں اور نہ ان کو اپنے مرنے جینے اور پھر قیامت میں اُٹھنے کا اختیار حاصل ہے لہ آیۂ کریمہ وھو العدل کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ پاک بڑا ہی عادل ہے ؎ آیۂ کریمہ انہ لذو فضل علی الناس واللّٰہ ذو الفضل العظیم کی طرف اشارہ ہے کہ یقیناً اللہ عزوجل لوگوں پر فضل فرماتا ہے اور اسکا فضل بہت بڑا ہے ؎ آیۂ کریمہ لا یظلم الناس مثقال ذرۃ کی طرف اشارہ ہے خدائے پاک لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ؎ آیۂ کریمہ لا یعصون اللّٰہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون کی طرف اشارہ ہے یعنی فرشتے اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اُن کو جو کچھ حکم ہوتا ہے اُس کی تعمیل کرتے ہیں ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴ پر

کھانے پینے عیب و صف دشمنی کینے سے پاک
حق کی نافرمانی و جرم و گنہ سے خوفناک

خواہشات نفس حیوانی سے وہ محروم ہیں
ارتکاب کار بد سے پاک اور معصوم ہیں

قسم اول ہیں شہود حق میں مستغرق مدام
ان ملائک کا مہیمنین ہے مخصوص نام

رہتے ہیں محو جمال حق تعالیٰ اس قدر
ہستی عالم کی بھی ان کو نہیں ہے کچھ خبر

اپنی ہستی غیر کی ہستی سے ناواقف سدا
کچھ نہیں وہ جانتے ہیں غیر دیدار خدا

قسم دیگر ہیں مدبر عالم اجسام کی
رات دن مصروف اور مامور ہیں ہر کام کی

اس جہاں کی صورتوں میں حسب تقدیر خدا
کرتے ہیں تدبیر جاری اور تصرف دائما

آسمانوں کو بھی گردش دینی ان کا کام ہے
کام انہیں کا جنبش ارواح و ہم اجسام ہے

ایک قطرہ مینہ کا شہر و دشت و کہسار پر
پڑ نہیں سکتا کبھی مزروعہ پر گلزار پر

جب تک آئیگا فرشتہ نہیں اس قطرہ کے ساتھ
تا معین جائے پر پہنچائے اس کو ہاتوں ہاتھ

ڈالیوں پر نخل کی پتے بھی پیدا ہوں اگر
ان کے ہونے میں ہے تدبیر ملائک کو اثر

چار ان میں سے فرشتے نامور مشہور ہیں
جن کے اسمائے گرامی ذیل میں مذکور ہیں

وحی اور تنزیل قرآں پر مقرر جبرئیل
اور اسرافیل نفخ صور پر ہر دم کفیل

رزق کی تقسیم کرنی فعل میکائیل ہے
قبض ارواح خلایق کار عزرائیل ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳ ؎۱۰ آیۂ کریمہ وجعلوا الملئکۃ الذین ہم عباد الرحمن اناثا کی طرف اشارہ ہے کہ کافروں نے فرشتوں کو جو رحمن کے بندے ہیں اللہ کی بیٹیاں بنا دیا (نعوذ باللہ منہ) ؎۱۱ آیۂ کریمہ یسبحونہ باللیل والنہار لا یفترون کی طرف اشارہ ہے کہ فرشتے رات دن اللہ عزوجل کی تسبیح میں مصروف ہیں اور دوسری جگہ ارشاد ہے ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک یہ فرشتوں نے عرض کی پروردگار ہم تو تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں

اور موکل ہر بشر پر ہیں فرشتے چار چار
لکھنے والے خیر و شر کے دو دو ہر لیل و نہار

ساتھ اس کے دن میں دو اور رات میں دو ایسے چار
سیدھے بائیں بازو واں پہ رہتے ہیں مصروف کار

سیدھے[1] بازو کا فرشتہ لکھتا ہے ہر نیک کام
بائیں بازو کا فرشتہ کاتب شر ہے مدام

چشم سر سے عام لوگوں کو نظر آتے نہیں
خاص لوگوں کو نظر آنیسے شرماتے نہیں

انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانیکا بیان

انبیا اللہ کے مقبول بندے ہیں تمام
ان سے جاری دہر میں ہوتے ہیں نیک کام

سب بنی آدم سے افضل ہیں ذاتوں کے سوا
اور ملائک سے بھی اعلیٰ امتوں کے پیشوا

نفس و شیطاں[2] پا نہیں سکتے ہیں ہرگز ان پہ راہ
اور صادر ان سے ہو سکتا نہیں جرم و گناہ

جرم و عصیاں سے تمامی انبیا معصوم ہیں
دولت عصمت سے باقی انس و جاں محروم ہیں

گر کسی سے اتفاقاً کوئی لغزش ہوگئی
کچھ نہ کچھ اسمیں یقیناً مصلحت پوشیدہ تھی

دانۂ گندم کو جیسے بوالبشر[3] نے کھالیا
اپنے پر الزام نافرمانی[4] حق کا لیا

گرچہ جنت میں یہ فعل ان سے عیاں صادر ہوا
دیکھو کیا کیا اس میں گنج مصلحت پوشیدہ تھا

---

[1] آیہ کریمہ کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون کی طرف اشارہ ہے کہ وہ فرشتے عزت والے ہیں اعمال لکھتے ہیں اور جو جو کام بنی آدم کرتے ہیں وہ سب جانتے ہیں [2] آیہ کریمہ ان عبادی لیس لک علیہم سلطان کی طرف اشارہ ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابلیس میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کوئی قابو چل نہیں سکتا [3] آیہ کریمہ وعصی آدم ربہ فغوی کی طرف اشارہ ہے
[4] آیہ کریمہ وقلنا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے حضرت ابوالبشر آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو شجر گندم کے پاس جانے سے بھی منع فرمایا تھا لیکن شیطان کے بہکانے اور اس کے قسم کھانیکی وجہ سے آپکو دھوکہ ہو گیا اور اس حکم کو فراموش کر گئے دانہ گندم کھالیا یہی سبب موجب باہر آنیکا

اگر نہ کھاتے تخمِ گندم حضرتِ آدم وہاں
نسلِ مردم کا کبھی ہوتا نہ یہہ نقشہ یہاں
کھا لیا آدم نے جو گندم کو خلدِ پاک میں
آدمی اُس کے ثمر ہیں آئے جو ہیں خاک میں

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان

انبیا میں بھی بحسبِ اقتضائے فضلِ رب
بعض فضلا[۷] بعض سے فضل و کرم میں منتخب
اور تماموں میں ہیں افضل[۱] حضرتِ خیر الورا
یعنی احمد مجتبیٰ سلطانِ دین شاہِ ہدا
حق تعالیٰ[۲] کا یہ ہم پر کیا بڑا احسان ہے
جو ہمارا پیشوا پیغمبرِ ذی شان ہے
جتنے حاصل انبیا کو تھے فضائل اور کمال
اولیا اور اصفیا میں بھی جو ہیں اوصاف حال
مجتمع گر کیجیے سب کے فضائل کو بہم
ہوں گے حضرت[۳] کی فضیلت سے کئی درجہ وہ کم
ایک ایک اُمت پہ ہی ہر اک نبی بھیجے گئے
جملہ جن[۵] و انس پر مبعوث حضرت ہی ہوئے
نوعِ انساں اور اجنہ[۶] پر بھی آئے ہیں رسول
فرض ہے سب پر کہ حکم اُن کا کریں دل سے قبول

[۱] حدیث نبوی انا سید ولد آدم ولا فخر کی طرف اشارہ ہے یعنی آں حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جملہ بنی آدم کا سردار ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے [۲] آیۂ کریمہ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ایمان داروں کیلئے انہیں میں سے ایک رسول جو بھیجا وہ اُن پر بڑا ہی احسان فرمایا [۳] آیۂ کریمہ وکان فضل اللہ علیک عظیما کی طرف اشارہ ہے کہ (اے نبی کریم) آپ پر اللہ عزوجل کا بڑا ہی فضل ہے۔
[۴] آیۂ کریمہ انا ارسلناک کافۃ للناس بشیرا ونذیرا کی طرف اشارہ ہے کہ (اے نبی کریم) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف بھیجا ہے مومنین کو نعیم جنت کی خوشخبری دینے کیلئے اور منکرین کو عذاب دوزخ سے ڈرانے کیلئے [۵] جن کی جمع مراد ہے۔
[۶] آیۂ کریمہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ کی طرف اشارہ ہے ہم نے رسول کو اسی لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق اُن کی اطاعت کیجائے [۷] آیۂ کریمہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے ان رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا بیان

ختم حضرت[1] پر نبوت کو جو اللہ نے کیا — رتبہ ختم الانبیاء کا خاص حضرت کو دیا

ذاتِ عالی[2] کل ہے گویا اور خبر سب انبیا — بعد حضرت[3] ہو نہیں سکتا نبی با صفا

یعنی حضرت کی شریعت ہی ہے تا یوم القیام — امت حضرت کے عالم[4] کام دیں کے انصرام

دھر کے آخر زماں میں حسب ارشاد رسول[5] — آسماں سے گو کریں گے حضرت عیسیٰ نزول

ہر امورِ دیں میں رہ کر تابع شرع نبی — وہ بھی حضرت کے کرینگے شرع و دیں کی پیروی

رہ اسی دیں کی تمامی خلق کو دکھلائینگے — خاص حضرت ہی کے نائب دھر میں کہلائینگے

شریعت محمدی کے ناسخ ادیان ہونیکا بیان

یہ شریعت ناسخ ادیان سابق ہی ضرور — شک کریگا اس میں وہ ہو عقل میں جسکی فتور

دوسرے ادیان کے حکموں سے کوئی حکم اگر — متفق ہو جائے تو ہے تابع خیر البشر

کیونکہ ہے یہ دین رائج دوسرے رائج نہیں — شک نہیں اسمیں ذرا سا بھی یہ ہے امر یقیں

[illegible]

[1] آیہ کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی طرف اشارہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں: [2] انا من نور اللہ وکل شیئ من نوری کی طرف اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے اور ساری چیزیں آپکے نور سے ہیں [3] حدیث نبوی انا سید ولد آدم ولا فخر کی طرف اشارہ ہے میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا [4] حدیث شریف العلماء ورثة الانبیاء کی طرف اشارہ ہے یعنی علماء امت انبیا علیہم السلام کے وارث و جانشین ہیں [5] آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کی طرف اشارہ ہے کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل و مکمل بنا دیا اور اپنی پوری نعمت تم پر نازل کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کر لیا:

معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

تھا شبِ معراج بیداری میں حضرت کا سفر[1] | مکہ سے تا مسجدِ اقصیٰ با ایں جسمِ بشر

خاص حضرت کی سواری میں براقِ خلد تھا | آپ نے سب آسمانوں کا سفر اُس پر کیا

ہر جگہ روح الامیں حضرت کے ہمراہِ رکاب | جنت و دوزخ کو بالتفصیل دیکھا باب باب

کر کے طے[2] جملہ مقاماتِ فلک با عز و شاں | کی ملاقات آپ نے ہر اک نبی سے بھی وہاں

جب مقامِ سدرہ[3] پر پہنچے شہِ خیر البشر | جبرئیل اُس جا رہے پیچھے رفاقت چھوڑ کر

اور کہا حضرت سے گر آگے بڑھاؤں میں قدم | جل ہی جاؤں لگا دمِ برقِ تجلی سے بہم

بڑھ گئے حضرت پھر آگے ہو کے رف رف پر سوار | اور کیا واں سے مقامِ عرش و کرسی پر گزار

ایسی جا پہنچے جہاں اطلاق جا باقی نہ تھا | اُس جگہ محرم کوئی غیرِ خدا باقی نہ تھا

عرش پر پائی خدائے پاک کی عز لقا | دیدنی[4] جو کچھ تھا دیکھا اور جو سننا تھا سنا

عرش سے جس دم ہوئی شہ کی مکاں کو واپسی | خوابگاہ میں گرمی بستر ہوئی ٹھنڈی نہ تھی

پہنچے حضرت جس مقامِ خاص میں حق کے قریب | ایسی معراجِ علو رتبہ ہوئی کس کو نصیب

---

[1] آیۂ کریمہ سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ؛ کی طرف اشارہ ہے جس مبارک ذات نے آپ کو مسجد حرام (مکہ مکرمہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک رات کے وقت سیر کرائی وہ بہت پاک ہے

[2] یہی حدیث شریف کا مضمون ہے اور بخاری شریف میں یہ حدیث شریف تفصیل سے موجود ہے۔

[3] آیۂ کریمہ اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ کی طرف اشارہ ہے عند سدرۃ المنتھیٰ عندھا جنۃ المأویٰ ؛

[4] آیۂ کریمہ لقد رایٰ من اٰیاتِ ربہ الکبریٰ کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں ؛

انبیاء اور اولیا کے معجزات و کرامات کا بیان

ہر نبی[۱] و ہر ولی سے خرقِ عاداتِ جلیل — حسب رتبہ ہونا صادر ہے فضیلت پر دلیل

انبیا سے خرقِ عادت ہونا اُمت میں ظہور — دعوئ پیغمبری کے ساتھ لازم ہے ضرور

انبیا سے ہو تو اس کو معجزہ کہتے ہیں خاص — اور کرامات اولیا کے فعل ہیں بالاختصاص

معجزے کے جملہ تابع ہیں کراماتِ ولی — بالیقیں جانو نہیں ہے جائے شک اس میں کبھی

اولیاء کی ہر کرامت معجزاتِ انبیاء[۲] — یہ تمامی تھے بیانِ ذاتِ پاک مصطفےٰ

بلکہ اُن سے کتنے ہی درجہ زیادہ اور بھی — معجزے ظاہر ہوئے از ذاتِ والائے نبی

معجزے ایسے کہ وہ حاصل کسی کو بھی نہ تھے — جس کو شک ہو معجزہ شق القمر[۳] کا دیکھ لے

آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا بیان

حق کی جانب سے ہوئیں نازل[۴] کتابیں بے شمار — گرچہ گنتی ہے حدیثوں سے ہویدا صد و چار (۱۰۴)

لیکن اس مقدار پر لازم نہیں ہے اعتقاد — اعتقاد اپنا علی الاجمال ہے نے کم زیاد

---

۱ اگر خوارق عادات کسی کافر کے ہاتھ سے ظاہر ہوں تو ان کو استدراج کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ڈھیل دینا منظور ہوتا ہے جب قیامت ہوگی تو اُن سے جملہ اُمور کا مواخذہ ہوگا۔
۲ آیہ کریمہ ولقد جاءتھم رسلھم بالبینات کی طرف اشارہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس اُن کے رسول معجزات بھی لے گئے ۳ آیۂ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر کی طرف اشارہ ہے قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہوگیا ۴ آیہ کریمہ جاءتھم رسلھم بالبینٰت والزبر وبالکتٰب المنیر کی طرف اشارہ ہے پچھلی امتوں کے رسولوں نے ان کے پاس معجزے اور لکھی ہوئی روشن کتابیں لائیں۔

جسقدر نازل کتابیں حق نے کیں سب پر علن ؏ پوشیدہ
ہمکو ہے ایمان لانا اُن پہ لازم مجملاً ؎۱

جس طرح نازل ہوئی توریت موسیٰ پر یقیں
صحفِ ابراہیم بھی فرمایا ربّ العالمیں ؎۲

حضرتِ داؤد پیغمبر پہ نازل ہے زبور ؎۳
عیسیٰ مریم پہ ہے انجیل کا حق سے عبور

اِن کتب کا جامع و ناسخ ہی قرآنِ مجید
حضرتِ احمد ؐ پہ جو نازل کیا ربِ حمید

معجزہ ہے اس کا ہر ہر لفظ اور معنی تمام
ہو سکا مخلوق سے ظاہر نہ مثل اسکے کلام

دیکھکر اس کی فصاحت اور بلاغت غور سے
سب فصیحانِ عرب عاجز رہے ہر طور سے ؎۵

مثل اس کے ایک سورۃ ؎۶ بھی نہ چھوٹی لاسکے
زور وہ اپنی فصاحت کا نہ کچھ دکھلا سکے

کلامِ الٰہی کے قدیم ہونے کا بیان

خاص قرآن حق تعالیٰ کا قدیمی ہی کلام
سب کلامِ بندگاں ہی وہ منزہ ہے مدام

قیدِ حرف وصوت سے بھی ہی بری وہ دائماً
لایزال ولم یزل بے مثل ہی وصفِ خدا

گرچہ اُترا وہ زبانِ احمد مرسلؐ سے ہے
ہاں قدیمی ہونے میں کچھ شک نہیں بس اُسکے ہے

؎۱ آیۂ کریمہ کل اٰمن باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسولہ کی طرف اشارہ ہی کہ ہر ایماندار کا اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُسکے رسولوں پر ایمان ہے ؎۲ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر چھوٹی چھوٹی کتابیں جو نازل ہوئیں وہ صحف ابراہیم ہیں صحف جمع ہے صحیفہ کی ؎۳ آیۂ کریمہ وَاٰتینا داؤد زبورا کی طرف اشارہ ہے اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے داؤد کو زبور دی ؎۴ آیۂ کریمہ ولقد اٰتیناک سبعًا من المثانی والقراٰن العظیم کی طرف اشارہ ہے ہم نے اے نبی کریم آپ کو سورۂ فاتحہ اور قرآن عظیم دیا ؎۵ آیۂ کریمہ قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القراٰن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا کی طرف اشارہ ہی یعنے اگر جن وانس تمام متفق ہوکر ایسا قرآن یا اسکے ایک سورۃ کے برابر مثل کرنا چاہیں تو وہ مثل نہ کرسکیں گے ؎۶ ایا آیۂ کریمہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللّٰہ ان کنتم صادقین ہم نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو کتاب نازل کی ہے یہ ہمارا کلام ہونے میں اگر تم کو کسی قسم کا شک ہو تو اس جیسی کوئی سورت تم بنا لاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

گر جدا اس کو نہ حق سے مثلِ اہلِ اعتزال[1] — ہے بلاشک لایزال اُس کا ہر اک وصفِ کمال

یعنی وہ وصفِ حدوثی سے بری ہے بالیقیں — کوئی قید اُس پر حدوثی ہم لگا سکتے نہیں

نکلے گر حادث زباں سے بھی نہ کر حادث قیاس — یہ سمجھ لے ہے زبانِ حادثہ مثلِ لباس

دم بدم بدلے لباسِ ظاہری انساں اگر — ذاتِ انساں پر نہیں ہوگا کبھی اسکا اثر

وصفِ کامل ہی کلامِ نفسی وہ اللہ کا — حالتِ اصلی سے اپنی ہو نہیں سکتا جدا

سب اُمتوں سے اُمتِ محمدی کے افضل ہونیکا بیان

ہے تمامی اُمتوں سے اُمتِ شاہِ اُمم[2] — افضل و اعلٰی فضیلت میں مکرم محترم

جس قدر اس اُمتِ مرحومہ کے ہیں اولیا[3] — شرع و سنت کے ہیں پیرو سب بشک برملا

ہادیانِ راہِ دینِ پاک حضرت ہیں مدام — جملہ غیرِ انبیا سے ہیں افضل لاکلام

خاص اُن میں سے جو آلِ سیدِ لولاک ہیں — سب ہی افضل اور صحابہ جتنے ہیں سب پاک ہیں[4]

اُن میں سے افضل ترین کارِ خلافت کیلئے — تھا نہ جز صدیقِ اکبر کوئی جو انجام دے

---

[1] ایک فرقہ اسلامیہ ہے جسکو معتزلہ بھی کہتے ہیں ابوالحسن جبائی اسکا موجد ہے۔ اسکا ایک قول یہی تھا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا مخلوق ہے یعنے پیدا کیا ہوا ہے حالانکہ قرآن اللہ پاک کا مخلوق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جیسا اللہ تعالیٰ قدیم ہے اُسکا کلام بھی قدیم ہے اور مخلوق ہو تو خداوند تعالیٰ کی ایک صفت (کلام) حادث ہونا لازم آیگا (تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً)۔

[2] آیۂ کریمہ کنتم خیر اُمۃٍ اخرجت للناس کی طرف اشارہ ہے یعنی اے مسلمانو تم سب امتوں سے بہترین امت ہو جو سارے لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے ہو۔

[3] آیۂ کریمہ ان اولیاؤہ الا المتقون کی طرف اشارہ ہے یعنی اولیا، اللہ پرہیزگاروں کے سوا اور کوئی نہیں ہیں۔

[4] حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کی طرف اشارہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم اُن میں سے جس کسی کی پیروی کرو راہِ راست پر ہی ہوگے۔

بعد اُن کے حضرتِ فاروقِ عادلؓ کے سوا
لائق کارِ خلافت دوسرا کوئی نہ تھا

بعد اُن کے انتظاماتِ خلافت کیلئے
زیب و زینت حضرتِ عثمانؓ ذی النورینؓ تھے

بعد اُن کے ہیں علیؓ مرتضیٰ شیرِ خدا
خاتمہ جس ذاتِ اقدس پر خلافت کا ہوا

اس جہاں میں آلؓ و اصحابؓ دین کے سوا
انتظامِ دیں کسی سے بھی نہ پورا ہو سکا

عزت و تعظیم اُن کی ہم پہ لازم ہر گھڑی
شک نہ کر اس میں ہر مو شان ہے ان کی بڑی

اعتقادِ نیک رکھنا چاہیے اِن سب کے ساتھ
بدگمانی سے نہ کر انکار و شک کی کوئی بات

تھے کسی موقع پہ آپس میں مخالف وہ اگر
تجھ کو لازم دم نہ مار اس جا تعصب کچھ نہ کر

تو نہ کر کچھ اعتراض افعال پر اُن کے کبھی
دین و ایماں کھو نہ اپنا مفت میں اے مدعی

کام ان حضرات کے سارے خدا پر چھوڑ دے
باگ دل کی ایسے جھگڑوں کی طرف سے موڑ دے

بندگی ہے کام تیرا بندگی سے کام رکھ
ایسے جھگڑوں کو اٹھا بالائے طاقِ بام رکھ

جس طرح حضرت علیؓ کے ساتھ با جنگ و مصاف
تھا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلاف

حق تھا جانب حضرتِ شیرِ خداؓ کے لاکلام
اور خطاءً ہو گیا تھا وہ معاویہؓ سے کام

ہے خطا نسیان سے مخلوط ترکیبِ بشر
یہ خطائے منکر اُن سے ہو گئی سرزد بھی گر

صحبتِ حضرتؐ کے باعث اُن کا حق غفار نے
بخش دینی یہ خطا اُن کی اُسے کیا بار ہے

تو بھی اوروں کی طرح اُن سے خلاف اصلا نہ کر
کر زباںؑ کو بند لعن و طعن سے المختصر

؏ حدیث شریف میں آیا ہے اللہ اللہ اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی لو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ (صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ ہو)

گر خدا کے پاس ہوگا قابلِ لعنت کوئی ‌ ‌ ‌ لعنتِ حق کے برابر ہوگی کب لعنت تری
قابلِ لعنت نہ ہو تو فضلِ رب سے وہ اگر ‌ ‌ ‌ تیری لعنت تجھ پہ عاید ہوگی اس سے خوف کر

نماز پڑھنے والے اہلِ قبلہ کو کافر نہ کہنے کا بیان

اہلِ قبلہ سے جو ہو جائے ترے پیشِ نظر ‌ ‌ ‌ سیکڑوں بدعت خطا میں مبتلا بھی ہو اگر
جرم اور عصیاں میں وہ ہر چند رہتا ہو مدام ‌ ‌ ‌ اس سے ہوتا بھی نہ ہو علم و عمل کا کوئی کام
تو یقیناً دوزخی اس کو نہ جان اے[1] ذی شعور ‌ ‌ ‌ پھینک دے اسکو نہ کافر جان کر ایماں سے دور
اور کسی کا دیکھکر ظاہر میں تقویٰ اور عمل ‌ ‌ ‌ کارِ دیں میں گو نہیں وہ ڈالتا کچھ بھی خلل
ظاہرا امر و نواہی سے نہ ہو اس کو نفور ‌ ‌ ‌ اور نہ کرتا ہو فرائض اور نوافل میں قصور
اس کو بھی قطعاً نہ ہرگز جنتی تو جان لے ‌ ‌ ‌ کر نہ بے فکر اس کو خوفِ آخرت سے مان لے
خاتمہ[2] پر آدمی کا سب مدارِ کار ہے ‌ ‌ ‌ خاتمہ بالخیر ہو تو اس کا بیڑا پار ہے
ہاں مگر جن کو بشارت ملگئی جنت کی صاف ‌ ‌ ‌ قول سے حضرت رسول اللہ کے وہ ہیں معاف
یعنی ان کو جنتی قطعاً سمجھنا چاہیے ‌ ‌ ‌ کیونکہ ہے کافی بشارت کی دلیل ان کیلئے

(ص ۲۲) میرے اصحاب کی شان میں (بے ادبی کا) کلام کرنیسے ڈرو اور خدا سے ڈرو (ان کی شان یہ ہے کہ اگر تم میں کا کوئی شخص کوہ احد کے برابر سونا خدا کی راہ میں خیرات کرے تو اسکا ثواب اس قدر نہوگا جتنا صحابہ کے ایک مد (چھوٹے پیانے) کے صدقہ کے برابر ہوتا ہے بلکہ اس کے نصف کے برابر بھی نہوگا)۔

[1] آیۂ کریمہ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا کی طرف اشارہ ہے جو شخص تم کو سلام (السلام علیکم) کہتا ہے اسکو یہ نہ کہنا کہ تو مومن نہیں ہے۔

[2] حدیث نبوی صلعم انما الاعمال بالخواتیم کیطرف اشارہ ہے خاتمہ پر ہی تمام اعمال کا دارومدار ہے ۔

وہ فقط دس شخص ہی پر منحصر کر دے نہ تو
ہیں مبشر اور بھی اُن کے سوائے نیک خو

اک جماعت خاص آلِ پاک کی بھی بالیقیں
اِس بشارت میں ہی شامل جانے شک نہیں

سوال منکر و نکیر اور عذاب قبر کا بیان

مر کے جب بندہ کوئی ہو جاتا ہے زیرِ زمیں
دو فرشتے شکل ہیبت ناک میں آکر وہیں

یعنی وہ آکر بحکمِ خاصِ ربِّ ذوالجلال
آزمائش کیلئے کرتے ہیں اُس سے سوال

کون تیرا ہے خدا اور کون ہیں تیرے نبی
دین کیا تیرا ہے اور قبلہ ہے کیا کہدے سبھی

اِن سوالوں کا دیا جس نے جواب با صواب
ہو گیا بے فکر اور بے خوف از رنج و عذاب

قبر کی وسعت بھی اُسکو ہوگی حاصل اس گھڑی
اُس پہ باغ خلد سے کھڑکی بھی ہوگی اک کھلی

تاکہ وہ مرقد میں رہ کر دیکھ لے ہر صبح و شام
جنت الماویٰ میں جو مخصوص ہے اُسکا مقام

اور سوالوں کا دیا جس نے نہ کچھ اچھا جواب
مارتے ہیں آتشیں گرز اسکو وہ بہر عذاب

نالہ و فریاد و زاری کرتا ہے جس دم عیاں
سنتے ہیں آواز سب غیر پری و مرداں

گر پری و آدمی بھی سنتے نالے کی صدا
چھوڑ دیتے خواب و خور ہیبت سے اُسکی برملا

ﷺ اسماء مبارک عشرہ مبشرہ (۱) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) حضرت سیدنا علی علیہ السلام کرم اللہ وجہہ (۵) سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶) سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ (۷) سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (۸) سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ (۹) سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (۱۰) سیدنا ابو عبیدہ ابن الجراح امین الامۃ رضی اللہ عنہ۔

ﷺ جناب حسنین رضی اللہ عنہما کی شان میں ارشاد ہوا ہے کہ آپ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا و اُم المومنین حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کی شان میں آیا ہے کہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

قبر کی تنگی بھی اُس کو داب دے گی بالضرور | ہڈی پسلی جوڑ بند اعضا کے ہونگے چُور چُور
اور دوزخ سے کھلے گی کھڑکی اُس کی قبر میں | تا مقام اپنا وہ دیکھے ایسے حالِ جبر میں

لوگوں کے مر کر اُٹھنے اور صُور پھونکے جانے کا بیان

جب پہنچ جائیگی آخر نوبتِ دورِ زماں | سب علاماتِ قیامت دہر میں ہونگے عیاں
یعنی ایسا آخری دورِ زمانہ آئے گا | اللہ اللہ کہنے والے کو نہ کوئی پائے گا
ہوگا اسرافیلؑ پر اُس دم یہ حکمِ ربِ صدور | بہرِ مرگِ خلق و عالم پھونکدے پہلا وہ صُور[1]
پھونکتے ہی صُور کے ہو جائیگی خلقت فنا | مل سکے گا سارے عالم میں نہ زندہ کا پتا
دوسرا[2] پھر حکم صادر ہوگا اسرافیلؑ پر | تا وہ پھونکے زندہ کرنے کیلئے صُورِ دگر
ہوگا یہ اُس دم اثر اُس صُورِ دم کا عیاں | اپنے اپنے جسم میں آجائیگی ہر ایک جاں
جسم گرچہ ہوگئے ہوں پارہ پارہ منتشر | ہوں گے سب اک آن میں فی الفور زندہ سربسر

اعمال ناموں کا بیان

بعد نفخ صور کے انسان سب عرصات میں | منتظر استادہ ہوں گے مبتلا آفات میں

[1] یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال کالعھن المنفوش کی طرف اشارہ ہے لوگ اُس دن پروانہ کی طرح پراگندہ ہوں گے اور پہاڑ دھُنی ہوئی روئی کے مانند ہوجائیں گے - اور آیۂ کریمہ یوم ینفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض کی طرف اشارہ ہے - جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جسقدر آدمی ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے -

[2] آیہ کریمہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون کی طرف اشارہ ہے یعنی پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶ پر

ہوگا ہیبت سے جو ہر اک شخص خائف بے ثبات | نامۂ اعمال آئیگا ہر اک انسان کے ہاتھ
یعنی نامے بھی جو ہاتھ آئینگے بعدِ انتظار | انتظار ایسا کہ مدت کا نہیں اُس کی شمار
نیک لوگوں کو دئے جائینگے سیدھے[1] ہاتھ میں | تا شرف حق نے جو بخشا ہے بخوبی جان لیں
اور شقی لوگوں کو دینگے پیٹھ کے پیچھے[2] سے آ | نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں واحسرتا

جملہ اعمال کے میزان میں تلنے کا بیان

پھر رکھیں گے لاکے اُس میدان میں میزان[3] کو | امتحاں تا نیک و بد کا تُل کے بالا علان ہو
پلہ نیکی کا بڑھا جسکی[4] وہ ہے اہلِ نجات | ہوگا داخل جنت الماوی میں وہ نیکو صفات
اور پلہ[5] جس کے افعالِ شنیعہ کا بڑھا | تو سمجھ لیجیے کہ وہ نارِ جہنم میں گرا

پُل صراط سے گذرنے کا بیان

نیک و بد اعمال تلنا ختم جب ہو جائیگا | واقعہ پل سے گذرنیکا پھر آگے آئے گا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵
و رسب (زندہ) کھڑے دیکھتے ہوں گے اور آیۂ کریمہ ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون کی طرف اشارہ ہے کہ صور پھونکا جائیگا تو وہ اپنے قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چلیں گے؛

[1] آیۂ کریمہ فامامن اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا کی طرف اشارہ ہے یعنی جن کے سیدھے ہاتوں میں نامۂ اعمال دیا جائیگا ان پر حساب آسان ہوگا؛ [2] آیۂ کریمہ واما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ فسوف یدعوا ثبورا کی طرف اشارہ ہے یعنی نامۂ اعمال جنکی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائیگا وہ واویلا کریں گے [3] آیۂ کریمہ والوزن یومئذ الحق کی طرف اشارہ ہے کہ اُس دن نامۂ اعمال کا تولنا حق ہے اور فامامن ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیہ کی طرف اشارہ ہے یعنی جنکے اعمال صالحہ کا پلہ بھاری ہوگا وہ اچھے عیش میں رہیں گے [4] آیۂ کریمہ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویہ کی طرف اشارہ ہے یعنی جنکے اعمال صالحہ کا پلہ ہلکا ہوگا وہ دوزخ کے گڑھے میں گر جائیں گے (اللہ اس سے محفوظ رکھے) [5] آیۂ کریمہ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷

یعنی دوزخ پر رکھا جائیگا لاکر پل صراط
پل بھی ایسا جسکو ہے نار سقر سے اختلاط

یعنی جو اسوقت اُس پر سے گزرتے جائینگے
آگ میں ڈوبے ہوئے وہ لوگ خود کو پائینگے

تیز وہ ایسا کہ ہے تلوار سے بھی تیز تر
بال سے باریک تر کافر کو آئے گا نظر

نیک مومن کیلئے وادی سے بھی وسعت فزوں
تا گزرتے وقت ہو دہشت نہ اُسکو رہ نموں

کافر و مومن کو اُس جا سے گزرنا ہے ضرور
لامحالہ لازمی[1] ہے سب کو اُس پر سے عبور

جو ہیں کافر ایک دم کی بھی نہ مہلت پائینگے
قعر دوزخ میں قدم رکھتے ہی وہ گر جائینگے

مومنوں پر ہوگی یہ تائید رب کردگار
بالیقیں ہوجائیں گے حسب مراتب اُس سے پار

قوت[2] توحید و ایماں جنکو ہے کامل نصیب
جو طریقت پر رہے ہیں تابع شرع حبیب

نار[3] دوزخ نور سے اُن کے کرے گی احتراز
اور کہے گی جلد مجھ پر سے گزر اے راستباز

ایسے کامل لوگ جو ناقص نہیں ایمان میں
برق خاطف کی طرح گزریں گے وہ اک آن میں

اُن سے کم درجے کے مومن مرغ پراں کی مثال
یا مثال باد یا تیز اُس سے ہوگی اُن کی چال

بعض مومن اپنی قربانی پہ ہو ہو کر سوار
نور ایماں کی ضیا میں جلد ہوجائیں گے پار

تیسرے درجے کے سب پاؤں ہی چلتے جائینگے
اُن سے کم سب سستیٔ رفتار سے گھبرائینگے

الغرض ایماں میں جنکے ضعف جس درجہ کا تھا
اُسقدر ہی رنج دیری چال میں وہ پائیگا

بقیہ حاشیہ صہ ۲۶
کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو رکھیں گے ۱۲

[1] آیہ کریمہ وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا کی طرف اشارہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص کو اُس پر سے عبور لازمی ہے یہ تمھارے پروردگار کی فیصلہ کی ہوئی یقینی بات ہے ۱۲

[2] آیہ کریمہ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کی طرف اشارہ ہے جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اُس پر قائم رہے تو انکو خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے ۱۲ [3] حدیث نبوی جز یا مومن

بقیہ بر صہ ۲۸

لیکن اُن میں سے بھی جو آخر خلاصی پائینگے
رنجِ بسیار و مشقت پا کے واں سے جائینگے

قیامت کے پانچ موقف کا بیان

پانچ موقف[1] اہلِ دیں کو آئینگے محشر میں پیش
جو ہیں بہر صالحین[2] و عالمین[3] و اہلِ کیش[4]

پانچ موقف ان معین وہ کریگا اِس لئے
تا سوال[5] اک اک جدا ہر ایک موقف پر کرے

نیک و بد ہر ایک تا اُس موقفِ عرصات پہ
آکے سب استادہ ہو کر دیں جواب یکدگر

جو سوالوں کا ادا کر دے جواب با صواب
طے کرے گا منزلِ موقف کو وہ بیشک شتاب

جو سوالوں کا نہ دے اچھا جواب اُس کو ضرور
لازمی صد ہا برس ہر جا ہی رہنا ناصبور

کافروں کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا بیان

جتنے[6] ہیں کفار مشرک گر کے دوزخ میں تمام
پھر نہ نکلیں گے مقام اُنکا وہیں ہوگا مدام

مومنِ عاصی اگر دوزخ میں ڈالے جائینگے
حسبِ مقدارِ گنہ جلکر رہائی پائیں گے

کچھ شفیعوں کی شفاعت سے خلاصی پائینگے
جو رہیں باقی وہ رحمِ حق سے بخشے جائینگے

فان نورک اطفأ لهبی اے مومن جلدی سے گزر جا تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ۱۲

[1] ٹھہرنے کی جگہ ۱۲ [2] اچھے کام کرنے والے [3] علم دین جاننے والے [4] دین کی عقل رکھنے والے [5] آیۂ کریمہ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ پاک کے کاموں کی نسبت کسی کو دریافت کا حق نہیں لیکن بندوں کے افعال کی نسبت سوال ہوگا ۱۲ [6] آیہ کریمہ ان الذین کفروا من اھل الکتاب و المشرکین فی نار جھنم خالدین فیھا کی طرف اشارہ ہے۔ اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کو اختیار کیا اور مشرکین یہ دونوں فریق دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔۱۲

کھولیں گے بابِ[1] شفاعت پہلے ختم المرسلیں
پھر وہ سردارِ عالم ہوں گے سارے شافعیں

حوض کوثر کا بیان

مومنِ عاصی جو نکلیں گے سقر سے چھوٹ کر
ہوگا کوثر[2] پر برائے[3] شست و شو اُنکا گذر

دھو کے سب دُودِ سقر اپنے بدن کو کر کے پاک
گھر کو اپنے خلد میں جائینگے شاد و فرحناک

درجات بہشت اور دیدار حق تعالیٰ کا بیان

آٹھ ہیں[4] جنت کے درجے کل معین بالیقیں
قول سے علماءِ دیں کے اسمیں شک ہرگز نہیں

اِن مقاموں میں بقدرِ درجۂ علم و عمل
پائیگا ہر ایک مومن اپنا ایوان و محل

---

[1] آیۂ کریمہ ولسوف یعطیك ربك فترضٰی کی طرف اشارہ ہے (اے نبی کریمؐ) آپ کا پروردگار آپکو عنقریب وہ منزلت عطا کرے گا کہ آپ اُس سے راضی ہو جائیں گے۔

[2] کوثر ایک حوض کا نام ہے جس کا پانی دودھ سے سفید تر۔ شہد سے شیریں تر۔ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا جو شخص ایک بار چکھے گا پھر کبھی پیاسا نہو گا۔ آسمان پر جتنے تارے ہیں اتنے اس کے آبخورے ہوں گے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عطا ہو گا اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کے تقسیم کرنے والے ہوں گے جناب شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے دل میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت نہو گی اُس کو ایک قطرہ کوثر کا نہ دونگا حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی اگر کانوں میں اُنگلیاں رکھ لے تو اُسکو کوثر کے پانی کے بہنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

[3] آیۂ کریمہ انا اعطینٰک الکوثر پڑھ لیجئے جسمیں ارشاد باری ہے کہ (اے نبی کریمؐ!) یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عنایت کیا۔ ۱۲

[4] اُن کے نام یہ ہیں۔ جنتِ عدن۔ جنت خلد۔ جنت نعیم۔ جنت الماویٰ۔ دار السلام۔ علیین۔ جنت الفردوس۔ مقعد صدق۔ ۱۲

اپنی جائے خاص میں وہ شاد و خرم باخوشی	بے غم و رنج و الم ساکن رہے گا دائمی
نعمتیں اُس کو ملیں گی حد سے زاید بیشمار	سب سے افزوں تر رہے ذوقِ نعمتِ دیدارِ یار
یعنی ہوتا جائیگا دیدارِ[۱] حق باچشمِ سر	چودھویں کے چاند[۲] کے مانند ظاہر بالبصر

نعمتِ[۳] دیدارِ خالق نعمتِ عظمیٰ ہے بس

ختم ہے اس پر سخن ۔ اللہ بس باقی ہوس

حضرت معلی علیہ الرحمہ کا سجع اور مہر متبرک کا ختم کتاب پر چسپاں کیگئی ہے

تمت

---

[۱] آیۂ کریمہ وجوہ یومئذٍ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ کی طرف اشارہ ہے یعنی لوگوں کے دو فریق ہو جائینگے جن میں سے ایک فریق یعنی مسلمان اپنے پروردگار کو دیکھیں گے اُن کے چہرے تر و تازہ ہوں گے ۔

[۲] اشارہ حدیث شریف کی طرف ترون اللہ تعالیٰ کالقمر لیلۃ البدر لا تضامون یعنی خدا تعالیٰ عز شانہ کو ایسا دیکھیں گے جیسے کہ چودھویں رات کے چاند کو سب لوگ بے تکلف دیکھ سکتے ہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۱۲۰

[۳] حضرت معلی علیہ الرحمہ کے دوسرے مسودہ میں ختم کتاب پر یہ شعر بھی درج ہے ۔

شعر سب سے افضل اور اعلیٰ نعمتِ دیدار ہے ٭ اس پہ ہی ختم کلام و خاتمۂ اشعار ہے ۱۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور مناجات پر
احقر العباد محمد ریاض الدین علی صدیقی ریاض حیدرآبادی فرزندِ حضرت معز علی علیہ الرحمۃ کا خمسہ

قطعہ

عجب حسنِ بیاں ہے اس مناجاتِ مبارک میں ؎ ہے ہر شانِ بلاغت سرِ نفسی پر فدا صدیقی
کلامِ پاکِ یارِ غارِ حضرتِ مصطفٰے تجھ پر ؎ قسم اللہ کی ہوتی ہے تاثیرِ دعا صدیقی
الٰہی اس کلامِ پاک پر احقر کے بھی مصرعے ؎ رہیں مقبولیت کے ساتھ با صدق و صفا صدیقی

خمسہ

ہو گیا ہے دل بہت امراضِ عصیاں سے علیل — جاؤں میں تو کس در پہ جائے خستہ جانِ عاصی ذلیل
ون ایسے وقت میں ہو بے سہاروں کا کفیل — خُذ بلطفِکَ یا الٰہی مَن لہٗ زادٌ قلیل
مُفلسٌ بالصِّدقِ یاتی عِندَ بابِکَ یا جلیل

رگزر کرنا تجھے شایاں ہے اے میرے حلیم — رحم کرنا عاصیوں پر شان ہے تیری رحیم
و ٹرا ستّار ہے غفّار ہے مولیٰ کریم — ذنبُہٗ ذنبٌ عظیمٌ فاغفرِ الذنبَ العظیم
اِنّہٗ شخصٌ غریبٌ مُذنبٌ عبدٌ ذلیل

تجھ سے کچھ مخفی نہیں ہے میرے خلّاقِ علیم — عینِ حکمت ہیں ترے سب کام اور تو ہے حکیم
ضل فضل ہے ترا ہر حال میں یا رب کریم — ذنبہ ذنبٌ عظیمٌ فاغفر الذنب العظیم
اِنّہٗ شخصٌ غریبٌ مذنبٌ عبدٌ ذلیل

ہے ہمیں ہر دم ہمیشہ حسبت وجوئے لعب و لہو — دل بہت بیکار کاموں میں رہا کرتا ہے محو
فتِ جاں دشمنِ ایماں ہیں سب افعالِ لغو — مِنہُ عِصیانٌ و نِسیانٌ و سہوٌ بعدَ سہوٍ
مِنکَ اِحسانٌ و فضلٌ بعدَ اِعطاءِ الجزیل

ہو و نسیاں کی میرے یا رب نہیں ہے کوئی حد — نیکیاں ہوتی نہیں ہوتے ہیں سب افعالِ بد

فاعفُ عنّی کُلّ ذنبٍ فاصفحِ الصّفحَ الجمیل

ہو معمّا جبر کا اور قدر کا کس طرح حل | ڈالتا ہے نفسِ سرکش نیک کاموں میں خلل
ہے دلِ بے دست و پا کو دم بدم خوفِ اجل | کیف حالی یا الٰہی لیس لی خیرُ العمل

سُوءُ اعمالی کثیرٌ زادُ طاعاتی قلیل

روز افزوں ضعف ہے بڑھتی چلی کم طاقتی | اور دل راہِ یقیں میں ہو چلا ہے علّتی
نیک کاموں میں نہیں لگتا ہے یہہ بد قسمتی | عافنی من کلِّ داءٍ فاقضِ عنّی حاجتی

اِنّ لی قلباً سقیماً انت من یشفی العلیل

ہم کو جنّت کی ہوس نے خواہشِ حور و قصور | ہے یہی بس التجا اللہ تا یوم النّشور
اپنی قربت سے نہ ہونے دے کبھی یک لحظہ دور | انتَ شافی انتَ کافی فی مُہمّاتِ الامور

انتَ حسبی انتَ ربّی انتَ لی نعمَ الوکیل

کر طریقت میں عطا ہم کو صراطِ مستقیم | رکھ ہمیں یا رب مقامِ امن میں ہر دم مقیم
نور کی صورت نظر آئے ہمیں نارِ جحیم | ربِّ ہب لی کنزَ فضلٍ انت وہّابٌ کریم

اَعطِنی ما فی ضمیری دُلّنی خیرَ الدّلیل

رکھ ہمیں کبر و ہوس بغض و حسد سے پاک صاف | ہو نہ کوئی کام ہم سے تیری مرضی کے خلاف
کعبۂ مقصود کا حاصل رہے ہر دم طواف | ہب لنا مُلکاً کبیراً نجّنا مِمّا نخاف

رَبّنا اِذ انتَ قاضٍ والمنادی جبرئیل

آتشِ عشقِ نبیؐ سے خوفِ دوزخ کو مٹا | اُن کے نورِ پاک کا جلوہ ہمیں ہر دم دکھا
ہو ہمارے سر کو سایہ ان کی رحمت کا عطا | قُل لنا را بردی یا ربِّ فی حقّی کما

قُلتَ قُل یا نارُ کونی انتِ فی حقِّ الخلیل

کر جہاں تک ہو سکے تجھ سے ریاضت اصلاحِ روح | ہے بڑی نعمت حقیقت میں یہ روحِ پُر فتوح
صاحبِ کوثرؐ کی دھن میں صبحدم کہہ السبّوح | این موسیٰؑ این عیسیٰؑ این یحییٰ این نوحؑ

انتَ یا صدّیقُ عاصٍ تُب الی المولی الجلیل

مطبوعہ عماد پریس

نتیجۂ فکر مولوی محمد غوث الدین صاحب انصاری اقبال خلف

مولوی محمد حفیظ الدین صاحب قبلہ انصاری عنصر مرحوم

مرحبا صد مرحبا کیسا عظیم الشان ہے — نام خود جس کا حمایت نامۂ ایمان ہے

ہے احادیث اور کلام اللہ کا یہ ترجمہ — اس کا ہر فرمان بیشک واجب الاذعان ہے

عطر گر کہئے شریعت اور طریقت کا اسے — ہے بجا اس واسطے یہ اہلِ دیں کی جان ہے

لیجے اردو نظم میں اک پاک ہستی کے سبب — حضرتِ جامی علیہ الرحمہ کا فیضان ہے

یاد کرنے کیلئے ارکانِ دیں احکامِ دیں — صاف صاف الفاظ میں کیا مختصر اعلان ہے

ہیں عقائد ہی مقدم مذہب اسلام میں — اُن سے پوشیدہ نہیں جو صاحبِ ایمان ہے

محنتِ حضرت معلیٰ کا صلہ اللہ دے — فی الحقیقت خلق پر ان کا بڑا احسان ہے

سنہ سہ بارہ طبع کی تاریخ کا اقبال تم — دو دفعہ کہدو (حمایت نامۂ ایمان ہے)

۶۶۲ × ۲ = ۱۳۲۴ھ

ہے اگر فکر سنہ فصلی تو یہ مصرعہ کہو

لیجے اب بہتر حمایت نامۂ ایمان ہے

۱۳ ف ۳۵

التماس ضروری

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ **اما بعد** خدائے عزّوجل کا شکر ہے کہ رسالۂ حمایت نامۂ ایمان کی طبع ثالث رمضان المبارک میں ختم ہوئی قبل ازیں دو مرتبہ اس کے کثیر التعداد نسخے طبع کرائے گئے اور اللہ جل شانہ نے اسکو وہ مقبولیت عطا فرمائی کہ ہاتوں ہاتھ نکل گئی اور ہنوز مانگ ہو رہی ہے سررشتہ مذہبی سرکار عالی نے بھی اسکو اہلِ خدماتِ شرعیہ کو صحیح عقائد یاد دلانے کی غرض سے مفید تصور فرمایا اور کئی نسخہ خرید کئے۔

۱۱۹

سررشتہ تعلیمات سرکار عالی نے بھی اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور ذریعہ حکم نشان مورخہ ۱۴ امردادی ۱۳۳۵ف مشمولہ مثل محکمہ صدر نظامت تعلیمات سرکار عالی ۱/۱۸ ۳۵ف صدر مہتمم صاحبان تعلیمات اسمات بلدہ و صدر مہتممہ صاحبہ مدارس نسوان سرکار عالی کی خدمت میں اسکی نسخہ مد انعام طلباء سے خریدنے کیلئے بالفعل حکم صادر فرمایا۔

قبل ازیں رسالہ ہذا جو دو دفعہ طبع ہوا اس میں اور اِس میں بعض ترمیمات ضروری ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت معلیٰ علیہ الرحمۃ کے دو مسودہ اس رسالہ کی نسبت دستیاب ہوئے ہیں دوسرے مسودہ کے لحاظ سے دو شعر ایسے درج ہوئے ہیں جو طبع اول و طبع ثانی میں ہم مضمون ہونیکے لحاظ سے طبع نہیں کرائے گئے تھے مگر طبع ثالث میں ان ہم مضمون اشعار کا بھی اندراج کر دیا گیا کیونکہ ایک مضمون اگر مختلف طور سے بیان کیا جائے تو ناظرین کو سمجھنے اور سمجھانے میں سہولت ہوتی ہے صفحہ (۶) کا نمبر اشعار اور صفحہ (۷) کا ساتواں شعر جدید ہے جو حضرت معلیٰ علیہ الرحمہ ہی کا طبعزاد ہے اِس کے علاوہ مسودۂ موصوف کے لحاظ سے لفظی رد و بدل بھی کیا گیا ہے۔

 (نوٹ) ریاض معلیٰ ۱۸ جزو میں بہترین طبع شدہ بہ لحاظ کاغذ اعلیٰ و ۱۲ میں ملسکتا ہے۔

حاجی محمد احتشام الدین تجلّی